ثالثی ایکٹ، 1940

(X بابت 1940)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

2۔ تعریفات

3۔ ثالثی معاہدے میں معنوی دفعات

4۔ یہ معاہدہ کہ ثالثوں کا تقرر تیسرا فریق کرے گا

5۔ مقرر شدہ ثالث یا منصف کا اختیار عدالتی اجازت کے بغیر ناقابل تنسیخ ہے

6۔ ثالثی معاہدہ کسی فریق کی وفات سے منسوخ نہیں ہو گا

7۔ دیوالیہ ہونے کی صورت میں دفعات

8۔ ثالث یا منصف مقرر کرنے کا عدالتی اختیار

9۔ فریق کا نیا ثالث یا، کچھ مخصوص صورتوں میں، ثالثِ واحد مقرر کرنے کا اختیار

10۔ تین یا اس سے زائد ثالثوں کی تقرری کی شرائط

11۔ مخصوص حالات میں ثالثوں یا منصف کی برطرفی کا عدالتی اختیار

12۔ عدالت کے اختیارات جہاں ثالث کو برطرف یا اس کے اختیارات کو منسوخ کر دیا جائے

13۔ ثالث کے اختیارات

14۔ ثالثی فیصلہ دستخط شدہ ہو اور جمع کروایا جائے

15۔ فیصلے میں ترمیم کا عدالتی اختیار

16۔ فیصلے سے مراجعت کا اختیار

17۔ ثالثی فیصلے کے مطابق عدالتی حکم

18۔ عبوری احکامات صادر کرنے کا عدالتی اختیار

19۔ فیصلے کے مسترد یا منسوخ ہونے پر ثالثی پر امتناع کا عدالتی اختیار

20۔ عدالت میں ثالثی معاہدے کی درخواست دائر کرنا

21۔ فریقین کی درخواست برائے حکمِ استصواب

22۔ ثالث کی تقرری

23۔ حکمِ استصواب

24۔ کچھ فریقین کا ثالثی سے رجوع کرنا

25۔ اس باب کے تحت ثالثی معاہدوں پر قابلِ اطلاق دفعات

26۔ باب کا اطلاق

26-اے۔ ثالثی فیصلے میں اسباب کا بیان

27۔ ثالثوں کا عبوری فیصلہ کرنے کا اختیار

28۔ فیصلہ سازی کی میعاد میں توسیع کرنے کا عدالتی اختیار

29۔ ثالثی فیصلوں پر سود

30۔ ثالثی فیصلے کو مسترد کرنے کی وجوہات

31۔ دائرہ اختیار

32۔ ثالثی معاہدے یا فیصلے پر مبازرت کے مقدمے کی تحدید

33۔ ثالثی معاہدے یا فیصلے پر مبازرت کی درخواست

34۔ ثالثی معاہدے کی موجودگی میں قانونی کارروائی کے التواء کا اختیار

35۔ ثالثی پر قانونی کارروائی کے اثرات

36۔ جہاں ثالثی معاہدے کا اطلاق کسی مخصوص اختلاف پر نہ ہو، کسی سیکشن کے تحت کسی مشروط کارروائی پر ثالثی فیصلہ دینے کے حکم کے عدالتی اختیار کا اطلاق اس اختلاف پر نہیں ہوگا

37۔ میعاد

38۔ ثالث کے معاوضے یا اخراجات کے تنازعات

39۔ قابلِ مرافعہ احکام

40۔ ثالثی عدالت برائے معاملاتِ خفیفہ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہوگا ماسوائے ان ثالثی معاہدوں کے جو مقدمے کی صورت میں اس کے سامنے زیرِ سماعت ہوں

41۔ عدالت کا دستور العمل اور اختیارات

42۔ فریق یا ثالث کی تحریری اطلاع

43۔ ثالث کے سامنے حاضری کے لیے طریقِ عمل جاری کرنے کا عدالتی اختیار

44۔ ہائی کورٹ کا قواعد وضع کرنے کا اختیار

45۔ حکومت کی تحدید

46۔ ازروئے قانون ثالثیوں {statutory arbitration} پر اس ایکٹ کا اطلاق

47۔ ایکٹ کا تمام ثالثیوں پر اطلاق

48۔ زیرِ سماعت ریفرنس کا استثنا

49۔ [حذف شُدہ]

پہلا شیڈول

دوسرا شیڈول

تیسرا اور چوتھا شیڈول

متن

ثالثی ایکٹ،1940[1]

(X بابت 1940)

[16مارچ،1940]

ثالثی سے متعلق قانون کی یکجائی اور ترمیم کا ایکٹ ۔

جب کہ یہ مناسب ہے کہ [2][پاکستان] میں ثالثی سے متعلق قانون کو مستحکم کیا جائے اور اس میں ترمیم کی جائے؛

اس {ایکٹ} کے ذریعے اسے یوں وضع کیا جاتا ہے:-

باب اول

ابتدائیہ

1۔ مختصر عنوان،دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ - (1) یہ ایکٹ ثالثی ایکٹ،1940 کہلائے گا۔

[3][(2) اس کا دائرۂ کار پورا پاکستان ہے۔]

---

[1] اغراض ومقاصد اور وجوہ کی تفصیل کے لیے،دیکھیے انڈیا گزٹ،1939،حصہ V،صفحہ۔142؛سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے لیے،دیکھیے ایضاً،1940،حصہ۔V،صفحہ۔35۔

یہ ایکٹ لاگو کیا گیا ہے-

بلوچستان،دیکھیے نوٹیفکیشن نمبر۔168-این۔،مؤرخہ 17اکتوبر،1940، گزٹ آف انڈیا،1940،حصہ۔I،صفحہ۔ 1478؛

یہ ایکٹ بالائی تناول کے خارج شدہ علاقے پھلیرا میں مخصوص ترامیم کے ساتھ این۔ڈبلیو۔ایف۔پی۔کے قابلِ اطلاق دائرۂ کار تک لاگو ہوا۔,دیکھیے این۔ڈبلیو۔ایف۔پی(بالائی تناول)(خارج شُدہ علاقہ)ضابطۂ قوانین،1950؛اور مذکورہ بالا ضابطے کے ذریعے پھلیرا کے علاوہ بالائی تناول(این۔ڈبلیو۔ایف۔پی)کے خارج شُدہ علاقہ جات تک بھی نافذ ہوا،اور یکم جون،1951 سے اُس علاقے میں نافذ العمل قرار پایا۔دیکھیے این۔ڈبلیو۔ایف۔پی۔گزٹ،توسیعی۔،مؤرخہ یکم جون،1951۔

بذریعہ ٹھیکے پر دیے گئے علاقہ جات(قوانین)آرڈر،1950(جی۔جی۔او۔3 بابت 1950)،بلوچستان کے ٹھیکے پر دیے گئے علاقہ جات کو بھی اس کے دائرۂ کار میں شامل کیا گیا۔

یہ ایکٹ مؤرخہ 16مارچ،1940،کو انڈیا گزٹ میں،حصہ IV،صفحات 41تا52پر شائع ہوا۔

[2] بذریعہ مرکزی قوانین(قانونی اصلاحات)آرڈیننس،1960 (XXI بابت 1960)الفاظ "صوبوں اور وفاق کے دارالحکومت" کو بدل دیا گیا؛اور مؤرخہ 9جون،1960کو پاکستان گزٹ(غیر معمولی)میں صفحات 725تا845پر شائع ہوا،ایس۔3اور دوسرا شیڈول(14اکتوبر،1955سے مؤثر ہوا)،جنھیں بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر،1949(جی۔جی۔او۔4 بابت 1949)الفاظ "برطانوی ہند" سے بدل دیا گیا تھا؛اور مؤرخہ 28مارچ،1949کو پاکستان گزٹ(غیر معمولی)میں،صفحات 223تا283پر شائع ہوا تھا،دیکھیئے آرٹیکل 3اور 4۔

(3) یہ یکم جولائی، 1940 سے نافذ العمل ہوگا۔

2۔ **تعریفات** - جب تک کہ موضوع یا سیاق وسباق میں اس کے منافی کچھ درج نہ ہو، اس ایکٹ میں،-

(اے) "ثالثی معاہدہ" سے مراد حال یا مستقبل کے اختلافات کو ثالث کے سپرد کرنے کا ایک تحریری معاہدہ ہے، خواہ اس میں ثالث نامزد ہو یا نہ ہو؛

(بی) "فیصلہ" سے مراد کوئی ثالثی فیصلہ ہے؛

(سی) "کورٹ" سے مراد وہ دیوانی عدالت ہے جسے اختیار حاصل ہو کہ وہ ریفرنس کے قانونی نکتے کے حل طلب مسائل کا ٹھیک اسی طرح فیصلہ کرے جیسے وہ کسی مقدمے کا قانونی نکتہ ہو، لیکن سیکشن 21 کے تحت ثالثی کی کارروائیوں کے مقصد کے علاوہ، اس میں عدالتِ معاملات خفیفہ شامل نہیں ہے؛

(ڈی) "قانونی نمائندہ" سے مراد وہ شخص ہے جو قانوناً متوفی کی املاک کی نمائندگی کرے، اور اس میں متوفی کی املاک میں شریک شخص شامل ہے، اور جہاں کوئی فریق نمائندے کے طور پر کام کرتا ہو، تو وہ شخص بھی جسے یوں کام کرنے والے ایسے فریق کی موت پر متعلقہ جائیداد وراثت میں منتقل ہو، شامل ہے؛

(ای) "استصواب" سے مراد ثالثی کو ریفرنس ہے۔

باب دوم

بغیر عدالتی مداخلت کے ثالثی

3۔ **ثالثی معاہدے میں معنوی دفعات** - کسی ثالثی معاہدے میں، جب تک کہ اس میں کوئی اور تاکید کی گئی ہو، پہلے جدول میں بیان کردہ دفعات جس حد تک وہ ریفرنس پر قابل اطلاق ہوں گی، شامل متصور ہوں گی۔

4۔ **یہ معاہدہ کہ ثالثوں کا تقرر تیسرا فریق کرے گا** - ثالثی معاہدے کے فریقین متفقہ طور پر یہ طے کر سکتے ہیں کہ آئندہ کوئی بھی ریفرنس اس معاہدے میں نامزد کسی شخص یا وقتی طور پر کسی عہدے پر تعینات کسی شخص کی جانب سے مقرر کردہ ثالث یا ثالثوں کو کیا جائے گا۔

5۔ **مقرر شدہ ثالث یا منصف کا اختیار عدالتی اجازت کے بغیر ناقابلِ تنسیخ ہے** - مقرر شدہ ثالث یا منصف کا اختیار عدالتی اجازت کے بغیر قابلِ تنسیخ نہیں ہوگا، بجز اس کے کہ ثالثی معاہدے میں اس کے برعکس کوئی منشا ظاہر کیا گیا ہو۔

6۔ **ثالثی معاہدہ کسی فریق کی وفات سے منسوخ نہیں ہوگا** - (1) کوئی ثالثی معاہدہ کسی فریق کی موت سے منسوخ نہیں ہوگا، چاہے یہ متوفی یا کسی دوسرے فریق کے حوالے سے ہو، لیکن ایسی صورت میں متوفی کے قانونی نمائندے کی جانب سے یا اس کے خلاف قابلِ نفاذ ہوگا۔

(2) کسی ثالث کا اختیار اس کے تقرر کنندہ کسی فریق کی وفات سے منسوخ نہیں ہوگا۔

---

[3] بذریعہ مرکزی قوانین (قانونی اصلاحات) آرڈیننس، 1960 (XXI بابت 1960) بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 9 جون، 1960 کو، پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 725 تا 845 پر شائع ہوا، ایس۔ 3 اور دوسرا شیڈول (14 اکتوبر، 1955 سے مؤثر ہوا)، جسے اصل ذیلی سیکشن (2) کے لیے بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (جی۔ جی۔ او۔ 4 بابت 1949) سے ترمیم کیا گیا؛ اور مؤرخہ 28 مارچ، 1949 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا، آرٹیکل 3 اور 4۔

(3) اس سیکشن میں کوئی امر کسی ایسے قانون کے نفاذ پر اثر انداز نہیں ہوگا جس کی رو سے کسی شخص کی موت پر حقِ دعویٰ ساقط ہو جاتا ہو۔

7۔ دیوالیہ ہونے کی صورت میں دفعات - (1) جہاں کوئی دیوالیہ شخص کسی ایسے معاہدے کا فریق ہو جس میں کسی خاص شرط کے تحت یہ بیان ہو کہ اس سے یا اس کے متعلق پیدا ہونے والے اختلافات کو ثالثی کے لیے بھیجا جائے گا، تو مذکورہ شرط، اگر وصول کنندہ اس معاہدے کا فریق بنے تو اس کی جانب سے یا اس کے خلاف، اس حد تک قابل نفاذ ہو گی جتنی وہ کسی ایسے مذکورہ اختلافات سے متعلق ہو۔

(2) جہاں کوئی ایسا شخص جسے دیوالیہ قرار دیا گیا ہو، دوالہ کی کارروائی کے آغاز سے قبل، کسی ثالثی معاہدے کا فریق بنے، اور ایسے کسی معاملے کو جس پر یہ معاہدہ لاگو ہوتا ہو، اور جسے دوالہ کی کارروائی کے متعلق یا اس کے مقاصد کے لیے متعین کرنا ضروری ہو، تو اگر مقدمہ ایسا ہو جس پر ذیلی سیکشن (1) کا اطلاق نہ ہوتا ہو، تو اس معاہدے کا کوئی دوسرا فریق یا وصول کنندہ ایسی عدالت کو جسے دوالہ کی کارروائی میں اختیارِ سماعت حاصل ہو، اس اجرائے حکم کی درخواست کر سکتا ہے کہ اس متنازعہ معاملے کو معاہدے کے مطابق ثالثی کو بھیجا جائے، اور اگر اس مقدمے سے متعلق تمام حالات و واقعات کے پیشِ نظر عدالت مناسب سمجھے کہ یہ معاملہ ثالثی کے ذریعے حل ہونا چاہیے تو وہ اس مناسبت سے حکم جاری کر سکتی ہے۔

(3) اس سیکشن میں اصطلاح "وصول کنندہ" میں سرکاری منتقل الیہ شامل ہے۔

8۔ ثالث یا منصف مقرر کرنے کا عدالتی اختیار - درج ذیل صورتوں میں سے کسی میں:-

(اے) جہاں کسی ثالثی معاہدے میں یہ درج ہو کہ فریقین کی مرضی سے مقرر کردہ ایک یا زائد ثالث سے استصواب کیا جائے گا، اور اختلافات پیدا ہونے پر تمام فریقین ثالث یا ثالثین کی تقرری یا تقرریوں پر متفق نہ ہوں؛ یا

(بی) اگر کوئی مقرر شدہ ثالث یا منصف غفلت برتے یا فرائض کی انجام دہی سے انکار کرے، یا فرائض کی انجام دہی کے قابل نہ ہو، یا وفات پا جائے، اور ثالثی معاہدے میں یہ بیان نہ ہو کہ یہ مطلوب تھا کہ اس اسامی پر تقرری نہ کی جائے، اور فریقین یا ثالثین، جو بھی صورت ہو، اس اسامی پر تقرری نہ کریں؛ یا

(سی) جہاں فریقین یا ثالثین کی جانب سے منصف مقرر کرنا مطلوب ہو اور وہ اسے مقرر نہ کریں؛

کوئی بھی فریق دوسرے فریقوں یا ثالثین کو، جو بھی صورت ہو، اس تقرری یا تقرریوں یا اسامی پر تقرری کرنے پر اتفاقِ رائے کے لیے ایک تحریری نوٹس دے سکتا ہے۔

(2) اگر مذکورہ تحریری نوٹس کے پندرہ دن کے اندر تقرری نہ ہو، تو عدالت، تحریری نوٹس دہندہ فریق کی درخواست پر اور دیگر فریقوں کو سماعت کا موقع دے کر، کوئی ثالث یا ثالثان یا منصف، جو بھی صورت ہو، مقرر کر سکتی ہے، جن کو ریفرنس پر کام کرنے اور فیصلہ دینے کا وہی اختیار ہو گا گویا وہ سب تمام فریقوں کی رضامندی سے مقرر کیے گئے ہوں۔

9۔ فریق کا نیا ثالث یا، کچھ مخصوص صورتوں میں، ثالثِ واحد مقرر کرنے کا اختیار - جہاں اقرار نامۂ ثالثی میں مذکور ہو کہ استصواب دو ثالثوں سے ہو گا جن میں ایک ایک ہر فریق مقرر کرے گا؛ جب تک کہ اقرار نامے میں کوئی مختلف منشا ظاہر نہ کیا گیا ہو،

(اے) اگر مقرر ثالثوں میں سے کوئی ایک غفلت کرے یا کام کرنے سے انکار کرے یا کام کرنے کا اہل نہ ہو یا وفات پا جائے، تو جس فریق نے اسے مقرر کیا تھا وہ اس کی جگہ ایک نیا ثالث مقرر کر سکتا ہے؛

(بی) اگر ایک فریق خواہ حقیقتاً یا مذکورہ بالا بدل کے طریقِ کار پر، دوسرے فریق کی جانب سے تقرری کرنے کی تحریری اطلاع کی تعمیل سے پورے پندرہ دنوں کے بعد ثالث مقرر کرنے میں ناکام رہے، جب کہ مذکورہ دوسرا فریق نوٹس دینے سے قبل اپنا ثالث مقرر کر چکا ہو، تو وہ فریق جس نے کسی ثالث کو مقرر کیا ہو، وہ اسی ثالث کو استصواب میں بطور واحد ثالث کام کے لیے مقرر کر سکتا ہے اور اس کے فیصلے کی پابندی فریقین پر یوں ہی لازمی ہو گی گویا وہ رضامندی سے مقرر کیا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے عدالت کسی تقرری کو جو شق (بی) کے تحت بطور واحد ثالث کی گئی ہو منسوخ کر سکتی ہے اور یا تو معقول وجہ ظاہر کیے جانے پر، قاصر رہنے والے فریق کو ثالث مقرر کرنے کا مزید وقت دے سکتی ہے یا ایسا کوئی دوسرا حکم جاری کر سکتی ہے جسے وہ مناسب سمجھے۔

وضاحت - یہ امر کہ اگر کوئی ثالث یا منصف، کسی فریق کی جانب سے معاہدے میں شامل ہونے اور استصواب کی کارروائی کرنے کی درخواست کے بعد، ایک ماہ کے اندر اس درخواست پر عمل نہ کرے تو وہ سیکشن 8 اور اس سیکشن کے تحت غفلت کا مرتکب یا اپنے فرائض کی انجام دہی سے انکاری تصور کیا جا سکتا ہے۔

10۔ تین یا اس سے زائد ثالثین کی تقرری کی شرائط - (1) جہاں کسی ثالثی معاہدے میں یہ بیان ہو کہ تین ثالثین سے رجوع کیا جائے گا تو دونوں فریق ایک ایک ثالث مقرر کریں گے جبکہ تیسرا ثالث مقرر کردہ دونوں ثالثین کی جانب سے متفقہ طور پر مقرر کیا جائے گا، وہاں معاہدہ ایسے ہی نافذ العمل ہو گا جیسے فریقین کے مقرر کردہ ثالثین کی جانب سے ایک منصف کی تقرری کے متعلق بیان کیا گیا ہو نہ کہ کسی تیسرے ثالث کی تقرری کے متعلق۔

(2) جہاں کسی ثالثی معاہدے میں یہ بیان ہو کہ تین ثالثین سے رجوع کیا جائے گا جن کی تقرری ذیلی سیکشن (1) میں بیان کردہ طریقِ کار کے ذریعے نہ ہو تو جب تک ثالثی معاہدے میں اس کے برعکس مذکور نہ ہو، اکثریت کا فیصلہ رائج رہے گا۔

(3) جہاں کسی ثالثی معاہدے میں یہ بیان ہو کہ تین ثالثین سے رجوع کیا جائے گا، تو اکثریت کا فیصلہ، یا اگر ثالثین کی رائے برابر منقسم ہو تو جب تک کہ ثالثی معاہدے میں اس کے برعکس مذکور نہ ہو، منصف کا فیصلہ رائج رہے گا۔

11۔ مخصوص حالات میں ثالثین یا منصف کی برطرفی کا عدالتی اختیار - (1) استصواب کے کسی فریق کی درخواست پر، عدالت اس ثالث یا منصف کو برطرف کر سکتی ہے جو ریفرنس کا حصہ بننے پر اور ریفرنس کی کارروائی کرنے اور فیصلہ سنانے میں مطلوبہ مناسب قابلیت کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہے۔

(2) عدالت کسی ثالث یا منصف کو ذاتی یا کارروائی سے متعلق بداخلاقی کے ارتکاب پر برطرف کر سکتی ہے۔

(3) اگر کسی ثالث یا منصف کو اس سیکشن کے تحت برطرف کیا گیا ہو تو وہ اپنی خدمات کے عوض کسی معاوضے کا حق دار نہیں ہو گا۔

(4) اس سیکشن کے حوالے سے اصطلاح "استصواب کی کارروائی" میں وہ صورتِ حال بھی شامل ہے جس میں فریقین اور منصف کو اس امر کی اطلاع دیتے ہوئے منصف سے استصواب لازمی ہو جاتی ہے۔

12۔ **عدالت کے اختیارات جہاں ثالث کو برطرف یا اس کے اختیارات کو منسوخ کر دیا جائے** - (1) جہاں عدالت ریفرنس کا حصہ نہ بننے والے کسی منصف کو یا ایک یا ایک سے زائد ثالثین (نہ کہ تمام ثالثین) کو برطرف کرے، تو عدالت ثالثی معاہدے کے کسی بھی فریق کی درخواست پر ان اسامیوں پر اشخاص کو مقرر کر سکتی ہے۔

(2) جہاں عدالتی حکم پر کسی ثالث یا ثالثین یا کسی منصف کے اختیارات منسوخ کر دیے جائیں، یا جہاں عدالت معاہدے کا حصہ بننے والے منصف یا ثالثِ واحد یا تمام ثالثین کو برطرف کر دے، وہاں عدالت ثالثی معاہدے کے کسی بھی فریق کی درخواست پر، یا تو۔

(اے) برطرف کیے گئے شخص یا اشخاص کی جگہ کسی شخص کو ثالثِ واحد مقرر کر سکتی ہے، یا

(بی) مذکورہ اختلاف کے حوالے پر ثالثی معاہدہ منسوخ تصور کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

(3) اس سیکشن کے تحت ثالث یا منصف کے طور پر مقرر کیا گیا کوئی شخص استصواب کی کارروائی کو سرانجام دینے اور فیصلہ سنانے کے عمل میں انھی اختیارات کا حامل ہو گا جیسے اسے ثالثی معاہدے کے مطابق مقرر کیا گیا ہو۔

13۔ **ثالث کے اختیارات** - ثالث یا منصف کے اختیارات، جب تک کہ معاہدے میں اس کے برعکس تاکید نہ کی گئی ہو، مندرجہ ذیل ہوں گے۔

(اے) پیش ہونے والے فریقین اور گواہوں سے حلف لینا؛

(بی) درپیش کسی قانونی امر کی بابت عدالت کی رائے کے لیے کسی مقدمۂ خاص کی پیشی، یا کسی ثالثی فیصلے کی مطلقاً یا حصوں میں مذکورہ سوال کے کسی خاص مقدمے کی صورت میں عدالت کی رائے کے لیے پیشی؛

(سی) فیصلے کو مشروط یا متبادل قرار دینا؛

(ڈی) کسی اتفاقیہ غلطی یا فروگذاشت سے کسی دفتری غلطی یا بھول کی کسی فیصلے میں درستی؛

(ای) کسی فریق ثالثی سے ایسے استفسارات جو ثالثیا منصف کی رائے میں ضروری ہوں۔

14۔ **ثالثی فیصلہ دستخط شدہ ہو اور جمع کرایا جائے** - (1) جب ثالثین یا منصف اپنا فیصلہ سنا دیں، تو اس پر دستخط کریں گے اور فریقین کو اس کے نافذ العمل اور جاری ہونے اور اس ثالثی معاہدے اور اس کے فیصلے کے حوالے سے قابل ادا فیس اور اخراجات کے متعلق تحریری اطلاع دیں گے۔

(2) ثالثی معاہدے کے کسی فریق یا ایسے کسی فریق کے حوالے سے مطالبہ کنندہ کسی شخص کی درخواست یا عدالتی ہدایات پر اور ثالثی اور اس کے فیصلے کے حوالے سے قابل ادا فیس اور اخراجات اور فیصلے کے اجرا سے متعلقہ قیمت اور اخراجات کی ادائیگی کے بعد، ثالثین یا منصف فیصلہ یا اس کی دستخط شدہ نقل مع تمام تحویلات اور دستاویزات جو ان کے سامنے پیش کی گئیں ہوں عدالت میں جمع کروائیں گے، اور بعد ازاں عدالت فریقین کو فیصلہ پیش کرنے کی تحریری اطلاع دے گی۔

(3) جہاں ثالثین یا منصف سیکشن 13 کی شق (بی) کے تحت مقدمے کی مخصوص رُوداد مرتب کریں، وہاں عدالت فریقین کو اطلاع دینے اوران کی سماعت کے بعد اپنی رائے دے گی اور یہ رائے فیصلے میں شامل کی جائے گی اور فیصلے کا حصہ ہو گی۔

15۔ **فیصلے میں ترمیم کا عدالتی اختیار** - عدالت بذریعہ حکم مندرجہ ذیل صورتوں میں کسی فیصلے کی ترمیم یا تصحیح کرسکتی ہے۔

(اے) جہاں یہ ظاہر ہو کہ فیصلے کا کوئی جز اس معاملے سے متعلق ہے جس پر ثالثی کے لیے رجوع نہیں گیا گیا تھا اور اسے مذکورہ جُزو سے علیحدہ کیا جا سکتا ہو اور محوّلہ معاملے پر دیے گئے فیصلہ کو متاثر نہیں کرتا؛ یا

(بی) جہاں فیصلے نامکمل شکل میں ہو یا اس میں کوئی ایسی واضح غلطی ہو جس کی مذکورہ فیصلہ متاثر کیے بغیر تصحیح ہو سکتی ہو؛ یا

(سی) جہاں فیصلے میں اتفاقیہ غلطی یا فروگذاشت سے ہونے والی دفتری غلطی یا بھول شامل ہو۔

16۔ **فیصلے سے مراجعت کا اختیار** - (1) عدالت، وقتاً فوقتاً کسی فیصلے یا بغرض ثالثی استصوابی معاملے کو، ثالثین یا منصف کو دوبارہ غور کے لیے ان شرائط پر واپس بھیج سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے۔

(اے) جہاں فیصلے میں ثالثی کے مرجوعہ معاملات میں سے کوئی معاملہ غیر طے شدہ رہ گیا ہو یا وہ معاملہ طے کر دیا گیا ہو جس پر ثالثی کے لیے رجوع نہ کیا گیا ہو اور مذکورہ معاملے کو استصوابی معاملات کے فیصلے پر اثر انداز ہوئے بغیر علیحدہ نہ کیا جا سکتا ہو؛ یا

(بی) جہاں فیصلہ اتنا غیر واضح ہو کہ ناقابلِ تعمیل ہو؛ یا

(سی) جہاں فیصلے کے قانونی جواز پر بادی النظر میں اعتراض عیاں ہو۔

(2) جب فیصلہ ذیلی سیکشن (1) کے تحت بھیجا گیا ہو، تو عدالت وقت مقرر کرے گی جس کے اندر ثالث یا منصف عدالت کو اپنا فیصلہ پیش کرے گا:

تاہم یوں مقررہ میعاد میں عدالت کے مابعد حکم سے توسیع کی جا سکتی ہے۔

(3) ذیلی سیکشن (1) کے تحت بھیجا گیا فیصلہ ثالث یا منصف کے مقررہ وقت میں نظرِ ثانی کرنے اور اپنا فیصلہ پیش کرنے میں ناکامی پر کالعدم ہو گا۔

17۔ **ثالثی فیصلے کے مطابق عدالتی حکم** - جہاں عدالت کو فیصلہ بھیجنے یا ثالثی سے متعلقہ معاملات میں سے کسی پر نظرِ ثانی کرنے یا فیصلہ منسوخ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہ آئے، تو عدالت، فیصلہ منسوخ کرنے کی درخواست دینے کی میعاد ختم ہونے کے بعد، یا ایسی کوئی درخواست دیے جانے پر اس درخواست کو مسترد کرنے کے بعد، فیصلے کے مطابق اپنا حکم صادر کرے گی، اور اس صادر کردہ حکم کے نتیجے میں ایک حکم نامہ جاری کیا جائے گا، اور اس حکم نامے کے خلاف استدعا کا حق حاصل نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ وہ فیصلے کی حدود سے متجاوز ہو، یا بصورتِ دیگر فیصلے کے مطابق نہ ہو۔

18۔ **عبوری احکامات صادر کرنے کا عدالتی اختیار** - (1) باوجود اس کے کہ سیکشن 17 میں درج کچھ بھی، فیصلہ جاری کرنے کے بعد کسی بھی وقت، چاہے اجرائے فیصلہ کی اطلاع دی گئی ہو یا نہیں، تحریری بیانِ حلفی سے مطمئن ہونے کے بعد یا بصورتِ دیگر کسی فریق نے اگر فیصلے پر

صادر کسی حکم نامے کے نفاذ ناکام بنانے، ملتوی کرنے یا روکنے کے لیے اقدامات کیے ہوں یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، یا فیصلے کا فوری نفاذ جائز اور ضروری ہو، تو عدالت ایسے عبوری احکامات جاری کر سکتی ہے جنھیں وہ ضروری سمجھے۔

(2) وہ شخص جس کے خلاف یہ عبوری احکامات جاری کیے گئے ہوں ان احکامات کے خلاف موقف بیان کر سکتا ہے، اور عدالت، فریقین کی سماعت کے بعد، ایسے مزید احکامات جاری کر سکتی ہے جو اس کے مطابق ضروری اور مناسب ہوں۔

19۔ **فیصلے کے مسترد یا منسوخ ہونے پر ثالثی پر امتناع کا عدالتی اختیار** - جب کوئی فیصلہ سیکشن 16 کی ذیلی سیکشن (3) کے تحت منسوخ یا مسترد ہو، تو عدالت حکمِ استصواب پر امتناع کر سکتی ہے اور بعد ازاں حکم جاری کر سکتی ہے کہ متعلقہ اختلاف کی وجہ سے ثالثی معاہدہ منسوخ تصور کیا جائے گا۔

حصہ III

عدالت کی مداخلت پر ثالثی معاہدہ جہاں مقدمہ زیرِ سماعت نہ ہو

20۔ **عدالت میں ثالثی معاہدے کی درخواست دائر کرنا** - (1) جہاں کسی معاہدے کے موضوع کے حوالے سے، یا اس کے کسی حصے کے حوالے سے مقدمے کے آغاز سے قبل کچھ اشخاص کسی ثالثی معاہدے کا حصہ بن گئے ہوں، اور جہاں کوئی ایسا اختلاف پیدا ہو گیا ہو جو اس معاہدے کے تحت آتا ہو، تو وہ سب یا ان میں سے کوئی ایک، باب 2 کے تحت کارروائی کرنے کے بجائے، معاہدے سے متعلق معاملے میں دائرۂ اختیار رکھتے ہوئے عدالت میں درخواست دے سکتا ہے کہ اس معاہدے کی کارروائی عدالت میں کی جائے۔

(2) یہ درخواست تحریری ہو گی اور اس پر نمبر درج ہو گا اور اس کا اندراج ایک یا زائد بطور مدعی یا مدعیان، اس میں مفاد رکھنے والے فریقین یا مفاد رکھنے کے دعوے دار فریقین اور باقی کے بطور مدعا علیہ یا مدعا علیہان کے مابین ایک مقدمے کے طور پر ہو گا، بشرطیکہ درخواست تمام فریقوں کی طرف سے دائر کی گئی ہو، یا، اگر بصورتِ دیگر، سائل بطور مدعی اور دیگر فریق بطور مدعا علیہان کے مابین ہو۔

(3) ایسی درخواست کے دائر ہونے پر عدالت ہدایت دے گی کہ اس کے متعلق سائل کے علاوہ معاہدے کے تمام فریقوں کو اطلاع دی جائے کہ مقررہ وقت کے اندر ان سے وجہ بیان کرنے کا تقاضا کیا جائے کہ اس معاہدے کو عدالت میں کیوں پیش نہیں کیا جانا چاہیے۔

(4) اگر کوئی معقول وجہ بیان نہ کی گئی ہو، تو عدالت حکم دے گی کہ معاہدے کو عدالت میں پیش کیا جائے، اور فریقین کی جانب سے مقرر کردہ ثالث، خواہ وہ معاہدے کے مطابق یا بصورتِ دیگر، مقرر کیا گیا ہو، یا اگر فریقین کسی ثالث کی تقرری پر متفق نہ ہوں تو عدالت کی جانب سے مقرر کردہ ثالث کو ایک حکمِ استصواب جاری کرے گی۔

(5) بعد ازاں اس ثالثی معاہدے کی کارروائی اس ایکٹ کی دیگر دفعات کے مطابق، اور جس حد تک ان کو قابلِ اطلاق بنایا جا سکتا ہو، ان کے زیرِ اثر ہو گی۔

حصہ IV

مقدمات میں ثالثی

21۔ **فریقین کی درخواست برائے حکمِ استصواب**۔ جہاں کسی مقدمے کے تمام مفاد رکھنے والے فریق اس سے متفق ہوں کہ مقدمے میں ان کے مابین کسی معاملے پر اختلاف پر اسے ثالثی کو پیش کیا جائے گا، وہ فیصلہ سنانے سے پہلے کسی بھی وقت حکمِ استصواب کے لیے تحریری درخواست دے سکتے ہیں۔

22۔ **ثالث کی تقرری** - ثالث کی تقرری اس طریقِ کار سے کی جائے گی جس پر تمام فریق متفق ہوں۔

23۔ **حکمِ استصواب** - (1) عدالت، حکم کے ذریعے وہ معاملہ ثالث کے حوالے کرے گی جس پر اختلاف ہو اور جس کا تعین کرنا اس کی ذمہ داری ہو، اور اس حکم نامے میں وہ مخصوص وقت مقرر کرے گی جو وہ ثالثی فیصلہ سنانے کے لیے مناسب سمجھے۔

(2) جہاں کوئی معاملہ ثالثی کو دیا گیا ہو، وہاں عدالت، ماسوائے اس ایکٹ میں وضع کردہ حدود اور طریقِ کار، مقدمے میں ایسے کسی معاملے پر کارروائی نہیں کرے گی۔

24۔ **کچھ فریقین کا ثالثی سے رجوع کرنا** - جہاں مقدمے کے صرف چند فریق اپنے مابین غیر متفقہ معاملات کو سیکشن 21 کے تحت وضع کردہ طریقِ کار اور اس کے مطابق ان کو ثالثی کے حوالے کرنے کی درخواست دائر کریں تو عدالت، اگر مناسب سمجھے، تو ان معاملات کو اس سیکشن میں وضع کردہ طریقے کے مطابق ثالثی کے حوالے کر سکتی ہے (بشرطیکہ اسے مقدمے کے باقی عنوان سے علیحدہ کیا جا سکتا ہو)، لیکن ان مقدمات کی کارروائی، جہاں تک مذکورہ درخواست میں غیر شامل فریقوں کے متعلق اور ان معاملات کے متعلق ہو گی جو مذکورہ استصواب میں شامل نہ ہوں ویسے ہی جاری رہے گی جیسے کوئی درخواست دی ہی نہ گئی ہو، اور اس استصواب کے نتیجے میں فیصلہ صرف ان فریقوں کے لیے قابلِ تعمیل ہو گا جنھوں نے یہ درخواست دائر کی۔

25۔ **اس باب کے تحت ثالثی معاہدوں پر قابلِ اطلاق دفعات** - دیگر ابواب میں موجود دفعات، جس حد تک ان کو قابلِ اطلاق بنایا جا سکتا ہو، اس باب کے تحت ثالثی معاہدوں پر قابلِ اطلاق ہوں گی:

تاہم عدالت، سیکشن 8، 10، 11 اور 12 میں بیان حالات میں اسامیاں پُر کرنے یا تقرریاں کرنے کے بجائے، ثالثی پر بذریعہ حکمِ امتناع کر سکتی ہے اور مقدمے کی کارروائی کر سکتی ہے، اور جہاں عدالت سیکشن 19 کے تحت ثالثی پر حکمِ امتناعی جاری کرے وہاں یہ مقدمے کی کارروائی کرے گی۔

حصہ V

عمومی {دفعات}

26۔ **باب کا اطلاق** - ماسوائے اس کے کہ اس ایکٹ میں بصورتِ دیگر بیان ہو، اس باب کی دفعات کا اطلاق تمام ثالثی معاہدوں پر ہو گا۔

[4] [26اے۔ **ثالثی فیصلے میں اسباب کا بیان** - (1) ثالث یا منصف ثالثی فیصلے میں فیصلے کے اسباب مناسب تفصیل سے بیان کریں گے تاکہ اس ثالثی فیصلے سے پیدا شدہ کسی قانونی نکتے کو زیرِ غور لانے میں معاونت حاصل ہو۔

---

[4] بذریعہ ثالثی (ترمیم) آرڈیننس، 1981 (XV بابت 1981) سیکشن 26اے شامل کیا گیا؛ اور مورخہ 11 مئی، 1981، کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔2 میں، صفحات 87 تا 88 پر شائع ہوا۔

(2) ثالثی فیصلے میں اس کے اسباب مناسب تفصیل سے بیان نہ کرنے پر عدالت یہ ثالثی فیصلہ ثالثوں یا منصف کو واپس بھیج سکتی ہے اور ایک میعاد مقرر کر سکتی ہے جس کے اندر ثالث یا منصف کو ثالثی فیصلہ مع اس کے اسباب مناسب تفصیل کے ساتھ پیش کرنے ہوں گے۔

تاہم یوں مقررہ میعاد میں عدالت کے مابعد حکم سے توسیع کی جا سکتی ہے۔

(3) ذیلی سیکشن (2) کے تحت واپس بھیجا گیا ثالثی فیصلہ ثالثوں یا منصف کے عدالت کی ہدایات کے مطابق پیش نہ کرنے پر منسوخ تصور کیا جائے گا۔]

27۔ **ثالثوں کا عبوری فیصلہ کرنے کا اختیار** - (1) جب تک کہ ثالثی معاہدے میں اس سے مختلف منشا بیان نہ ہو، ثالث یا منصف مناسب سمجھیں تو عبوری فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(2) اس ایکٹ میں ثالثی فیصلے سے متعلق تمام حوالہ جات میں ذیلی سیکشن (1) کے تحت کیے گئے عبوری فیصلے کے حوالہ جات شامل ہوں گے۔

28۔ **فیصلہ سازی کی میعاد میں توسیع کرنے کا عدالتی اختیار** - (1) عدالت، اگر مناسب سمجھے تو خواہ فیصلہ سازی کی میعاد ختم ہو چکی ہو یا نہیں اور چاہے فیصلہ سنایا جا چکا ہو یا نہیں، وقتاً فوقتاً فیصلہ سازی کی میعاد میں توسیع کر سکتی ہے۔

(2) ثالثی معاہدے میں موجود وہ دفعات جن کے تحت ثالث یا منصف، ماسوائے معاہدے کے تمام فریقوں کی رضامندی سے، فیصلہ سازی کی میعاد میں توسیع کرنے کا اہل ہو، منسوخ اور بے اثر متصور ہوں گی۔

29۔ **ثالثی فیصلوں پر سود** - جہاں اور جس حد تک ثالثی فیصلہ رقم کی ادائیگی کے متعلق ہو، عدالت اجرائے حکم کی تاریخ سے اُس شرح پر، جسے عدالت مناسب خیال کرے، سود کا حکم نامہ جاری کر سکتی ہے، جو ثالثی فیصلے کے تحت تصحیح کردہ اور حکم نامے کے تحت تصدیق کردہ زرِ اصل پر قابل ادا ہو گا۔

30۔ **ثالثی فیصلے کو مسترد کرنے کی وجوہات** - مندرجہ ذیل بنیادوں میں سے ایک یا ایک سے زائد کے علاوہ ثالثی فیصلہ مسترد نہیں کیا جائے گا، یعنی:-

(اے) یہ کہ کسی ثالث یا منصف کا اپنا طرزِ عمل غلط رہا ہو یا اس نے کارروائی میں غلط روی کی ہو؛

(بی) یہ کہ ثالثی فیصلہ عدالت کی جانب سے ثالثی کی تنسیخ کا حکم جاری ہونے یا سیکشن 35 کے تحت ثالثی کی کارروائی کے باطل ہونے کے بعد دیا گیا ہو؛

(سی) یہ کہ فیصلہ نامناسب طریقے سے حاصل کیا گیا ہو یا بصورتِ دیگر نامناسب ہو۔

31۔ **دائرۂ اختیار** - (1) اس ایکٹ کی دفعات کے تحت، استصواب سے متعلقہ معاملے کے متعلق کسی عدالت میں، جہاں اس کا دائرۂ اختیار ہو، ثالثی فیصلہ دائر کیا جا سکتا ہے۔

(2) باوجودیکہ فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں درج کچھ بھی اور ماسوائے اس کے کہ اس ایکٹ میں بصورتِ دیگر بیان ہو، کسی ثالثی فیصلے یا فریقین یا فریقین کے دعوے دار اشخاص کے مابین کسی ثالثی معاہدے کی معقولیت، نفاذ اور وجود سے متعلق تمام معاملات کا فیصلہ اس عدالت کے علاوہ، جس میں ثالثی فیصلہ دائر کیا گیا ہو یا کیا جائے، کسی اور عدالت میں نہیں کیا جائے گا۔

(3) ثالثی کارروائی کے طرزِ عمل یا بصورتِ دیگر اس کارروائی سے پیدا شدہ طرزِ عمل کے متعلق تمام درخواستیں اس عدالت کے علاوہ جس میں ثالثی فیصلہ دائر کیا گیا ہو یا کیا جائے، کسی اور عدالت میں دائر نہیں کی جائیں گی۔

(4) باوجودیکہ اس ایکٹ میں کسی اور جگہ اور یا فی الوقت رائج کسی دیگر قانون میں کچھ بھی درج ہو، جہاں کسی استصواب میں کسی سماعت کی اہل عدالت میں اس ایکٹ کے تحت درخواست دی گئی ہو، تو ثالثی معاہدے کی کارروائی صرف اسی عدالت کے دائرۂ اختیار میں ہوگی اور اس استصواب اور ثالثی معاہدے کی کارروائی کے نتیجے میں دی گئی تمام مابعد درخواستیں اس عدالت کے علاوہ اور کسی عدالت میں دائر نہیں کی جائیں گی۔

32۔ **ثالثی معاہدے یا فیصلے پر مبازرت کے مقدمے کی تحدید** - باوجودیکہ فی الوقت کوئی قانون نافذ العمل ہو، کسی ثالثی معاہدے یا فیصلے کے وجود، نفاذ یا معقولیت کے متعلق فیصلے کے لیے کسی بھی بنیاد پر نہ تو کوئی مقدمہ قابل قبول ہوگا اور نہ کسی ثالثی معاہدے یا فیصلے کو مسترد یا اس میں ترمیم یا اصلاح یا کسی بھی طرز سے اس پر اثر انداز ہوا جا سکتا ہے، ماسوائے اس کے کہ اس ایکٹ میں مذکور ہو۔

33۔ **ثالثی معاہدے یا فیصلے پر مبازرت کی درخواست** - کسی ثالثی معاہدے کے کسی فریق یا اس کے ماتحت فریق ہونے کا دعوے دار کوئی شخص کسی ثالثی معاہدے یا فیصلے کے وجود یا معقولیت کی مبازرت یا کسی متعین فیصلے کے نفاذ کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ عدالت سے رجوع کرے گا اور عدالت حلف ناموں کی بنا پر اس معاملے پر فیصلہ کرے گی:

تاہم عدالت اگر منصفانہ اور مناسب سمجھے تو وہ دیگر شہادتوں پر بھی درخواست کی سماعت پر غور کر سکتی ہے، اور تحقیق اور تفصیلات کے لیے وہ احکامات جاری کر سکتی ہے جیسے وہ کسی مقدمے میں جاری کرتی ہے [5] [۔]

[6] [* * * * * * *]

34۔ **ثالثی معاہدے کی موجودگی میں قانونی کارروائی کے التوا کا اختیار** - جہاں ثالثی معاہدے کا کوئی فریق یا اس کا کوئی ماتحت دعوے دار معاہدے کے کسی دوسرے فریق یا اس کے کسی ماتحت دعویدار کے خلاف تفویض کردہ کسی متفقہ معاملے کے متعلق کوئی قانونی کارروائی کرے تو اس قانونی کارروائی کا کوئی بھی فریق، تحریری بیان جمع کروانے یا کارروائی کے متعلق کوئی اور قدم اٹھانے سے قبل، اس عدالتی مقتدر کو جس کے پاس اس کارروائی کی سماعت ہو رہی ہو، کارروائی کے التوا کی درخواست دے سکتا ہے؛ اور اگر وہ {عدالتی مقتدر} مطمئن ہو، کہ ایسی کوئی مناسب وجہ موجود نہیں کہ کیوں اس معاملے کو ثالثی معاہدے کے مطابق حل نہیں کیا جا رہا اور یہ کہ سائل، کارروائی کے آغاز کے وقت اور تا حال ثالثی معاہدے کے مناسب انصرام کے لیے تمام ضروری امور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار اور رضامند ہے، تو وہ اس کارروائی کے متعلق حکمِ التوا جاری کر سکتی ہے۔

---

[5] بذریعہ ثالثی (ترمیم) آرڈیننس، 1977 (XXVII بابت 1977) کولن کے لیے بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 24 جولائی، 1977 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی)، حصہ I، ایس۔2 میں شائع ہوا۔

[6] بذریعہ ثالثی (ترمیم) آرڈیننس 1977، (XXVII بابت 1977)، حذف کیا گیا؛ اور 24 جولائی، 1977 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں، ایس۔2 پر شائع ہوا۔

35۔ ثالثی پر قانونی کارروائی کے اثرات - (1) کوئی استصواب یا ثالثی فیصلہ استصواب کے عنوان پر صرف قانونی کارروائی کے آغاز کی بنا پر منسوخ تصور نہیں کیا جائے گا، مگر جب استصواب کے تمام فریقوں کے مابین استصواب کے مکمل عنوان پر قانونی کارروائی کا آغاز ہو چکا ہو اور اس کے متعلق ثالثوں اور منصف کو اطلاع دی جا چکی ہو، تو زیرِ سماعت استصواب کی مزید کارروائی، بشرطیکہ سیکشن 34 کے تحت کارروائی کے التوا کی منظوری دی گئی ہو، منسوخ متصور ہوں گی۔

(2) اس سیکشن میں اصطلاح "استصواب کے فریق" کے معنی میں فریق میں سے کسی کے ماتحت دعویدار اور اسی حقِ استحقاق کے تحت دعوی دائر کرنے والے اشخاص شامل ہیں۔

36۔ جہاں ثالثی معاہدے کا اطلاق کسی مخصوص اختلاف پر نہ ہو، کسی سیکشن کے تحت کسی مشروط کارروائی پر ثالثی فیصلہ دینے کے حکم کے عدالتی اختیار کا اطلاق اس اختلاف پر نہیں ہوگا - جہاں یہ مذکور ہو (خواہ ثالثی معاہدے میں یا بصورتِ دیگر) کہ کسی معاملے کے حوالے سے جس پر معاہدے کا اطلاق ہو، ثالثی معاہدے کے تحت ثالثی فیصلہ کسی کارروائی کے ہونے سے مشروط ہو تو عدالت، اگر یہ حکم جاری کرے (چاہے اس ایکٹ یا کسی اور قانون کے تحت) کہ کسی مخصوص اختلاف پر یہ معاہدہ منسوخ تصور کیا جائے گا، مزید یہ حکم جاری کر سکتی ہے کہ اس اختلاف کے حوالے سے مذکورہ سیکشن بھی منسوخ متصور ہوگا۔

37۔ میعاد - (1) میعادِ سماعت ایکٹ، 1908[7]، کی تمام[8] [****] دفعات کا اطلاق ثالثی معاہدوں پر ویسے ہی ہوگا جیسے عدالت میں مقدموں کی کارروائی پر ہوتا ہے۔

(2) باوجود اس کے کہ اقرار نامہ ثالثی میں اس اثر کی حامل کوئی شرط موجود ہو کہ کسی ایسے معاملے میں، جس کا از روئے اقرار نامہ ثالثی سپرد کرنا مطلوب ہو، کوئی بنائے دعویٰ اس وقت تک پیدا نہیں ہوگی جب تک اقرار نامے کے تحت ثالثی فیصلہ نہ دیا جائے۔ اس میں بنائے دعویٰ میعادِ سماعت کی اغراض کے لیے، کسی مذکورہ معاملے کے متعلق اس وقت سے پیدا شدہ متصور ہوگی جس وقت وہ اقرار نامے میں یہ مشق موجود نہ ہونے پر پیدا ہوتی۔

(3) اس سیکشن اور[9] [****] میعادِ سماعت ایکٹ، 1908[10] کے مقاصد کے لیے، کسی ثالثی کا آغاز تب متصور ہوگا جب ثالثی معاہدے کا ایک فریق، ثالث کی تقرری کے لیے معاہدے کے دیگر فریقوں کو تحریری اطلاع بھیج دے، یا جہاں ثالثی معاہدے میں یہ مذکور ہو کہ استصواب معاہدے میں نامزد یا مقررہ کسی شخص سے کرایا جائے گا وہاں نقطۂ اختلاف مذکورہ نامزد یا مقررہ شخص کو پیش کیا جائے گا۔

---

[7] IX بابت 1908

[8] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (جی۔جی۔او۔ 4 بابت 1949) لفظ "انڈین" حذف کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 25 مارچ، 1949 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا، آرٹیکل 2 اور شیڈول۔

[9] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (جی۔جی۔او۔ 4 بابت 1949) لفظ "انڈین" کو حذف کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 25 مارچ، 1949 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا، آرٹیکل 2 اور شیڈول۔

[10] IX بابت 1908

(4) جہاں آئندہ ممکنہ اختلافات کی صورت میں ثالثی سے رجوع کرنے کے لیے معاہدے کی شرائط میں یہ مذکور ہو کہ کوئی بھی دعویٰ جس پر اس معاہدے کا اطلاق ہو اسے ممنوعہ قرار دیا جائے گا، بشرطیکہ معاہدے کی مقررہ میعاد میں ثالث کی تقرری کی اطلاع دی گئی ہو یا ثالث کی تقرری ہو چکی ہو یا ثالثی کارروائی کے آغاز کے لیے کچھ دیگر اقدامات کیے جا چکے ہوں، اور کوئی ایسا اختلاف پیدا ہو جائے جس پر اس معاہدے کا اطلاق ہوتا ہو، تو عدالت ان شرائط پر جو مقدمے کے درست استصواب کے لیے ضروری ہوں، اگر اس کی رائے میں ان حالات میں بصورتِ دیگر بے جا مشکلات پیدا ہو سکتی ہوں اور باوجودیکہ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہو چکی ہو، اس مقررہ میعاد میں، جتنی مناسب خیال کرے، توسیع کر سکتی ہے۔

(5) جہاں عدالت یہ حکم جاری کرے کہ کوئی ثالثی فیصلہ مسترد کیا جائے یا یہ حکم جاری کرے، ثالثی کارروائی کے آغاز کے بعد ثالثی کو موقوف رکھے گئے اختلاف کے حوالے سے ثالثی معاہدہ منسوخ تصور کیا جائے گا، تو اس صورت میں موقوف رکھے گئے اختلاف کے حوالے سے کارروائی (بشمول ثالثی) کے آغاز کے لیے [11] [******] میعادِ سماعت ایکٹ، 1908[12] میں مجوزہ مدت کا حساب لگانے میں ثالثی کے آغاز اور عدالتی اجرائے حکم کی تاریخ کی درمیانی مدت کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

38۔ ثالث کے معاوضے یا اخراجات کے تنازعات - (1) اگر کسی مقدمے میں ثالث یا منصف، ماسوائے اپنی فیس کی ادائیگی کے مطالبے کی بنا پر، اپنا فیصلہ سنانے سے انکار کرے تو عدالت اس معاملے میں درخواست پر حکم جاری کر سکتی ہے کہ سائل کی جانب سے عدالت میں مطلوبہ فیس کی ادائیگی کے بعد ثالث یا منصف سائل کو فیصلہ جاری کرے اور ایسی مزید تحقیقات کے بعد اگر مناسب سمجھے تو عدالت مزید یہ حکم جاری کر سکتی ہے کہ عدالت میں جمع کروائی گئی اس رقم میں سے عدالت ثالث یا منصف کو، جتنی رقم وہ مناسب سمجھے، فیس کی مد میں ادا کر سکتی ہے اور اس ادائیگی کے بعد اگر رقم باقی بچ جائے تو وہ سائل کو واپس لوٹا دی جائے گی۔

(2) استصواب کا کوئی بھی فریق ذیلی سیکشن (1) کے تحت درخواست دائر کر سکتا ہے تاوقتیکہ اس فریق اور ثالث یا منصف کے مابین تحریری معاہدے کے ذریعے مطلوبہ فیس طے نہ ہو، اور ثالث یا منصف ایسی کسی درخواست پر حاضر ہونے اور سماعت کا مجاز ہو گا۔

(3) عدالت ثالثی اخراجات کے متعلق، جہاں ایسے اخراجات کے متعلق کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے اور ثالثی فیصلے میں اس کے متعلق کوئی معقول دفعہ موجود نہ ہو، وہ احکامات جاری کر سکتی ہے جنھیں وہ مناسب سمجھے۔

حصہ VI

اپیلیں

39۔ قابل مرافعہ احکام - (1) اس ایکٹ (نہ کہ کسی دیگر ایکٹ) کے تحت جاری کیے گئے مندرجہ ذیل احکامات کے خلاف اپیل، حکم جاری کرنے والی عدالت کی ابتدائی ڈگریوں سے متعلق اپیلوں کی سماعت کے لیے قانون کے ذریعے مجاز کردہ عدالت کو پیش کی جائے گی:-

کوئی حکم جو۔

---

[11] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (جی۔جی۔او۔4 بابت 1949) لفظ "انڈین" کو حذف کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 25 مارچ، 1949 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا، آرٹیکل 2 اور شیڈول۔

[12] IX بابت 1908

(i) ثالثی کے امتناع پر ہو؛

(ii) کسی خاص معاملے کی صورت میں بیان کردہ فیصلے پر ہو؛

(iii) کسی فیصلے کی ترمیم یا اصلاح کے متعلق ہو؛

(iv) کسی اقرار نامۂ ثالثی کے پیش کرنے یا پیش کرنے سے انکار کے متعلق ہو؛

(v) جو کسی ایسی قانونی کارروائی کو روکنے یا روکنے سے انکار کرنے کے متعلق ہو جہاں اقرار نامۂ ثالثی موجود ہو؛

(vi) جو کسی فیصلے کو منسوخ کرنے یا منسوخ کرنے سے انکار کرنے کے متعلق ہو؛

مگر شرط یہ ہے کہ اس سیکشن کی شرائط کا اطلاق کسی ایسے حکم پر نہیں ہو گا جو کسی عدالت معاملاتِ خفیفہ نے جاری کیا ہو۔

(2) اس سیکشن کے تحت اپیل پر جاری حکم کے خلاف دوسری اپیل کا حق نہیں ہو گا لیکن اس سیکشن میں موجود کچھ بھی نہ تو [13][سپریم کورٹ] میں اپیل کرنے کے حق پر اثر انداز ہو گا اور نہ چھین سکے گا۔

حصہ VII

متفرقات

40۔ ثالثی عدالت معاملاتِ خفیفہ کے دائرۂ اختیار میں نہیں ہو گا ماسوائے ان ثالثی معاہدوں کے جو مقدمے کی صورت میں اس کے سامنے زیرِ سماعت ہوں - سیکشن 21 کے تحت دائر درخواست کے علاوہ کوئی ثالثی کارروائی یا اس کے نتیجے میں کوئی درخواست عدالت معاملاتِ خفیفہ کے دائرۂ اختیار میں نہیں ہو گی۔

41۔ عدالت کا دستور العمل اور اختیارات - اس ایکٹ کے احکام اور اس کے تحت وضع شدہ قواعد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے -

(اے) مجموعۂ ضابطۂ دیوانی [14]1908 کی دفعات کا اطلاق اس ایکٹ کے تحت عدالت کی تمام کارروائیوں پر اور تمام اپیلوں پر ہو گا، اور

(بی) ثالثی کی کارروائیوں کی اغراض اور ان کی بابت، جدول دوم میں بیان کردہ معاملات میں عدالت کو کسی کے متعلق احکام صادر کرنے کے وہی اختیارات ہوں گے جو اسے اپنے روبرو کارروائیوں کی اغراض کے لیے اور ان کی بابت حاصل ہوں:

تاہم شق (بی) میں کوئی امر کسی ایسے اختیار کے منافی تصور نہیں ہو گا جو کسی ثالث یا منصف کو، ایسے معاملات میں سے کسی کی بابت حکم صادر کرنے کے لیے حاصل ہوں۔

---

[13] مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1961 (1 بابت 1961) الفاظ "کونسل سے عالی مرتبت" کے لیے بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 24 جنوری، 1961 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 102 تا 106 پر شائع ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول (23 مارچ، 1956 سے مؤثر ہوا)۔

[14] V بابت 1908

42۔ فریق یا ثالث کی تحریری اطلاع - اس ایکٹ کے تحت اگر عدالت کے علاوہ، ثالثی معاہدے کے کسی فریق یا ثالث یا منصف کی جانب سے کوئی اطلاع دینا مطلوب ہو تو وہ ثالثی معاہدے میں وضع کردہ شرائط پر دی جائے گی، یا اگر ایسی کوئی شرط موجود نہ ہو تو، خواہ۔

(اے) جس شخص کو اطلاع دینا ہو اسے بہم پہنچاتے ہوئے، یا

(بی) بذریعہ ڈاک ایک خط میں اس شخص کو نامزد کرتے ہوئے، [15] [پاکستان میں] [16][****] پوسٹ آفیسر ایکٹ، 1898[17] کے چھٹے باب کے تحت درج اس کی عمومی یا آخری معلوم رہائش گاہ یا کاروباری پتے پر ارسال کرتے ہوئے۔

43۔ ثالث کے سامنے حاضری کے لیے طریقِ عمل جاری کرنے کا عدالتی اختیار - (1) ثالث یا منصف جن فریقوں اور گواہوں کی تحقیقات کرنا چاہے، عدالت ان کے لیے وہی طریقِ عمل جاری کرے گی جو عدالت اپنے زیرِ سماعت مقدموں میں کر سکتی ہے۔

(2) اس طریقِ عمل کے مطابق حاضر نہ ہونے، یا کوئی اور عدمِ تعمیل کرنے والے، یا اپنے ثبوت فراہم نہ کرنے والے، یا استصواب کی تحقیقات کے دوران میں توہینِ ثالث یا منصف کے مجرم اشخاص، ثالث یا منصف کی عرض داشت پر بحکمِ عدالت انھی نقصانات، جرمانوں اور سزاوں کے متحمل ہوں گے جو عدالت کے زیرِ سماعت مقدمات میں ایسے جرائم میں انھیں اٹھانا پڑتے۔

(3) اس سیکشن میں اصطلاح "طریقِ عمل" میں پروانہ طلبی اور گواہوں کی تحقیقات کے لیے خصوصی کمیٹیاں اور فراہمیِ دستاویزات کے لیے حکم نامۂ طلبی شامل ہیں۔

44۔ ہائی کورٹ کا قواعد وضع کرنے کا اختیار - ہائی کورٹ مندرجہ ذیل امور کے لیے اس ایکٹ سے غیر متصادم قواعد وضع کر سکتی ہے۔

(اے) ثالثی فیصلوں اور ان سے متعلقہ اور ان کے نتیجے میں ان کی متماثل کارروائیوں کو دائر کرنے کے لیے؛

(بی) مخصوص مقدمات دائر کرنے اور ان کی سماعت اور ان سے متعلقہ اور ان کے نتیجے میں ان کی متماثل کارروائیوں کے لیے؛

(سی) کسی ثالثی معاہدے کے برخلاف کسی مقدمے یا کارروائی کے التوا کے لیے؛

(ڈی) اس ایکٹ کی اغراض کے لیے مستعمل فارموں کے لیے؛

(ای) اس ایکٹ کے تحت عدالت میں عام طور پر، جملہ کارروائیوں کے لیے؛

45۔ [18][حکومت] کی تحدید - اس ایکٹ کی شرائط [19] [حکومت] کے لیے واجب التعمیل ہوں گی۔

---

[15] بذریعہ مرکزی قوانین (قانونی اصلاحات) آرڈیننس، 1960 (XXI بابت 1960) الفاظ "صوبوں اور وفاق کے دارالحکومت" کو بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 9 جون، 1960 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 725 تا 845 پر شائع ہوا، ایس۔ 3 اور دوسرا شیڈول (14 اکتوبر، 1955 سے مؤثر ہوا)، جنھیں بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (جی۔جی۔او۔ 4 بابت 1949) الفاظ "برطانوی ہند" سے بدل دیا گیا تھا؛ اور مؤرخہ 28 مارچ، 1949 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا تھا، آرٹیکل 3 اور شیڈول۔

[16] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (جی۔جی۔او۔ 4 بابت 1949) لفظ "انڈین" حذف کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 25 مارچ، 1949 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا، آرٹیکل 2 اور شیڈول۔

[17] VI بابت 1898

46۔ ازروئے قانون ثالثیوں {statutory arbitration} پر اس ایکٹ کا اطلاق - اس ایکٹ کی شرائط، ماسوائے سیکشن 6 کے ذیلی سیکشن (1) اور سیکشن 7، 12، [20] [36] اور 37 فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت ہر ثالثی معاہدے پر نافذ العمل ہوں گی، گویا ثالثی کسی ثالثی معاہدے کے مطابق ہو اور گویا وہ دوسرا قانون کوئی ثالثی معاہدہ ہو، ماسوائے جہاں تک کہ یہ ایکٹ اس دوسرے قانون سے یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے غیر موافق ہو۔

47۔ ایکٹ کا تمام ثالثیوں پر اطلاق - سیکشن 46 کی شرائط کے مطابق، اور ماسوائے بصورتِ دیگر جہاں تک فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں بیان ہو، اس ایکٹ کی شرائط تمام ثالثیوں اور ان کے تحت تمام کارروائیوں پر نافذ العمل ہوں گی:

تاہم کسی ثالثی فیصلے کو جو بصورتِ دیگر تمام ذی غرض فریقوں کی رضامندی سے حاصل کیا جائے، کوئی عدالت جس کے سامنے مقدمہ زیرِ سماعت ہو اس مقدمے کے سمجھوتے یا تسویے کے طور پر تسلیم کر سکتی ہے۔

48۔ زیرِ سماعت ریفرنس کا استثنا - اس ایکٹ کی شرائط اس ایکٹ کے نفاذ کے وقت کسی بھی زیرِ سماعت استصواب پر قابلِ اطلاق نہیں ہوں گی اور ان پر اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے نافذ العمل قانون، باوجودیکہ اس ایکٹ سے کوئی منسوخی اثر پذیر ہو رہی ہو، نافذ العمل رہے گا۔

49۔ [21] [منسوخیاں اور ترامیم ******]

---

[18] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1961 (1 بابت 1961) الفاظ "تاجِ برطانیہ {"Crown} سے بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 24 جنوری، 1961 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 102 تا 176 پر شائع ہوا، آرٹیکل 2 اور شیڈول (23 مارچ، 1956 سے مؤثر ہوا)۔

[19] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1961 (1 بابت 1961) الفاظ "تاجِ برطانیہ {"Crown} سے بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 24 جنوری، 1961 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 102 تا 176 پر شائع ہوا، آرٹیکل 2 اور شیڈول (23 مارچ، 1956 سے مؤثر ہوا)۔

[20] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1942 (XXV بابت 1942)، شامل کیا گیا، مؤرخہ یکم اکتوبر، 1942، کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہوئی، ایس۔ 3 اور دوسرا شیڈول۔

[21] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1945 (VI بابت 1945) منسوخ کیا گیا؛ اور مؤرخہ 21 مارچ، 1914 کو گزٹ آف انڈیا، حصہ IV، صفحات 8 تا 17 پر سیکشن 2 اور پہلے شیڈول میں شائع ہوا۔

پہلا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 3)

ثالثی معاہدوں کی معنوی شرائط

1۔ تاوقتیکہ صریحاً بصورتِ دیگر مذکور ہو، استصواب ثالثِ واحد سے کروایا جائے گا۔

2۔ اگر استصواب ثالثوں کی جفت تعداد کے سپرد ہو تو ثالث اپنی متعلقہ تقرریوں کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر ایک منصف مقرر کریں گے۔

3۔ استصواب ریفرنس کا حصہ بننے یا ثالثی معاہدے کے کسی فریق سے بذریعہ تحریری اطلاع بطور ثالث بلائے جانے کے بعد چار ماہ کے اندر، یا اس توسیع المیعاد وقت میں جس کی عدالت اجازت دے، ثالث اپنا فیصلہ جاری کریں گے۔

4۔ اگر ثالث مقررہ وقت میں فیصلہ جاری نہیں کرتے یا ثالثی معاہدے کے کسی فریق یا منصف کو تحریراً مطلع کرتے ہیں کہ وہ فیصلے پر متفق نہیں ہو سکتے تو منصف فوراً ثالثوں کی جگہ استصواب کا حصہ بنے گا۔

5۔ استصواب کا حصہ بننے کے دو ماہ کے اندر یا اس توسیع المیعاد وقت میں جس کی عدالت اجازت دے منصف اپنا فیصلہ جاری کرے گا۔

6۔ استصواب کے فریق اور ان کے ماتحت تمام دعویدار اشخاص، وقتی طور پر نافذ العمل کسی قانون کی شرائط کے مطابق، ان معاملات کے متعلق جن پر اختلاف ہو حلفیہ یا اقراری بیان پر ثالثوں یا منصف کے سامنے پیش ہوں گے اور، مذکورہ بالا کے مطابق، ثالثوں یا منصف کے سامنے وہ تمام بہی کھاتے، وثیقے، کاغذات، گوشوارے، تحریریں اور دستاویزات پیش کریں گے جو ان کی تحویل یا اختیار میں ہوں اور جو پیش کرنا ضروری ہوں یا جن کا مطالبہ کیا جائے، اور استصواب کی کارروائی کے دوران میں دیگر تمام امور سرانجام دیں گے جن کا ثالث یا منصف مطالبہ کرے۔

7۔ ثالثی فیصلہ حتمی ہوگا اور فریقین اور ان کے ماتحت دعویدار اشخاص کے لیے بالترتیب واجب التعمیل ہوگا۔

8۔ استصواب اور فیصلے کے اخراجات ثالثوں یا منصف کی صوابدید پر ہوں گے جو ہدایت کرے کہ یہ اخراجات یا ان کا متعلقہ کچھ حصہ کون اور کیسے ادا کرے گا اور ان اخراجات کی قابل ادا رقم یا اس کے متعلقہ کچھ حصے پر ٹیکس عائد کرے یا تصفیہ کرے اور فیصلہ کرے کہ اخراجات قانونی وکیل اور سائل کے مابین ادا کیے جائیں۔

دوسرا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 41)

عدالت کے اختیارات

1۔ وہ اشیاء جو استصواب کا موضوع ہوں، ان کی محافظت، عبوری تحویل اور فروخت کا اختیار۔

2۔ استصواب میں اختلاف کی رقم کا تحفّظ۔

3۔ ایسی املاک یا اشیا کی تحویل کی نظر بندی، اُن کا تحفّظ یا معائنہ جو استصواب کا عنوان ہوں یا استصواب میں زیرِ بحث شے جس کے متعلق کوئی سوال پیدا ہو سکتا ہو اور مذکورہ بالا مقاصد کے لیے کسی شخص کو استصواب کے کسی فریق کی تحویل میں کسی زمین یا عمارت میں داخل ہونے، یا نمونے اکٹھے کرنے یا کچھ مشاہدہ کرنے یا کوئی تجربہ کرنے کا اختیار دینا جو مکمل معلومات اور ثبوت حاصل کرنے کے لیے جائز اور ضروری ہوں۔

4۔ عبوری حکمِ امتناعی یا وصول کنندہ کی تقرری۔

5۔ ثالثی کارروائیوں کے مقاصد کے لیے کسی نابالغ یا فاتر العقل شخص کے لیے سرپرست کی تقرری۔

---

[22]تیسرا اور چوتھا شیڈول

[منسوخ قوانین۔ ترمیم شدہ قوانین۔]

---

[22] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1945 (VI بابت 1945) منسوخ کیا گیا؛ اور مؤرخہ 21 مارچ، 1914 کو گزٹ آف انڈیا، حصہ IV، صفحات 8 تا 17 پر سیکشن 2 اور پہلے شیڈول میں شائع ہوا۔